هدایۃ الحکمت

الفن الاول من الطبیعات

کنزلمدارس بورڈ کے نصاب میں شامل فن فلسفہ کی عظیم کتاب

اس کتاب کو آسان فہم انداز میں لکھنے کی کوشش کی گئی ہے

تاکہ ہر طرح کی صلاحیت والا طالب علم اس سے استفادہ

کرسکے

استاذالعلماء حضرت علامہ مولانا محمد افتخار احمد مدنی صاحب

درجہ سادسہ

جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ سمندری

قسم ثانی وہ طبیعات کے بارے میں ہے اور یہ تین فنون پر مشتمل ہے

پہلا فن اجسام کو شامل ہے

اور اس میں 10 فصلیں ہیں

پہلی فصل

جزءلا یتجزی کے ابطال کے بارے میں ہے کہ کوئی ایسا جزء نہیں جس کی آگے تجزی نہ ہوتی ہو

آسان الفاظ میں ہر جزء کی آگے تجزی ہوتی ہے

جزءلا یتجزی کے ابطال پر دو دلائل ہیں

دلیل اول۔۔۔اگر ہم ایک جزء کو دو جزؤوں کے درمیان فرض کریں تو جزءوسطانی یا تو طرفین کے ملنے سے مانع ہو گا یا نہیں ہو گا، اگر طرفین کی ملنے سے مانع ہو گا تو جزءوسطانی کا جو حصہ ایک طرف سے ملا ہوا ہے وہ دوسری طرف سے ملے ہوئے حصے کا غیر ہو گا پس جزءوسطانی دو قسموں میں تقسیم ہو جائے گا۔

دلیل ثانی۔۔۔اگر ہم ایک جزء کو دو جزؤوں کے ملتقی پر فرض کریں تو اس کی ابتداءً دو قسمیں بنتی ہیں

1۔یا تو جزء کا التقاء دو جزؤوں میں سے ایک پر ہو گا

2۔یا تو جزء کا التقاء دو جزؤوں میں سے ہر ایک پر ہو گا

۔۔پہلے کی 4 اقسام بنتی ہیں۔۔

1۔پہلے جزء کا کل ہو گا اور التقاءوالے جزء کا بھی کل ہو گا

2۔پہلے جزء کا بعض ہو گا اور التقاءوالے جزء کا بھی بعض ہو گا

3۔پہلے جزء کا کل ہو گا اور التقاءوالے جزء کا بعض ہو گا

4۔پہلے جزء کا بعض ہو گا اور التقاءوالے جزء کا کل ہو گا

اور یہ چاروں باطل ہیں کیونکہ اس میں جزء کا التقاء ایک

جزء پر ہو رہا ہے نہ کہ دو پر۔

دوسری کی چھ اقسام ہیں

1۔اوپر والے جزء کا کل ہو گا نیچے والے دونوں کا کل ہو گا

2۔اوپر والے جزء کا کل ہو گا نیچے والے دونوں کا بعض ہو گا

3۔اوپر والے جزء کا کل ہو گا نیچے والے ایک کا کل اور دوسرے کا بعض ہو گا

4۔اوپر والے کا بعض ہو گا نیچے والے دونوں کا کل ہو گا

5۔اوپر والے کا بعض ہو گا نیچے والے دونوں کا بعض ہو گا

6۔اوپر والے کا برض ہو گا نیچے والے ایک کا اور دوسرے کا بعض ہو گا

فصل اول رد فلسفہ

فلاسفہ کا موٴقف۔

جزء لایتجزی باطل ہے۔

اعلی حضرت علیہ الرحمہ کا موٴقف۔

۔جزء لایتجزی ثابت ہے

فلاسفہ کے دلائل۔۔۔۔

فلاسفہ نے اس پر دو دلائل دیے ہیں جن کا خلاصہ ہدایۃ الحکمۃ کی بحث میں مذکور ہوا۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی دلیل۔۔

اولاً قرآن پاک کی اس آیت

﴿وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ هَلۡ نَدُلُّكُمۡ عَلَىٰ رَجُلٖ يُنَبِّئُكُمۡ إِذَا مُزِّقۡتُمۡ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمۡ لَفِي خَلۡقٖ جَدِيدٍ ۝٧﴾

«اور کافر کہتے ہیں کہ بھلا ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم (مرکر) بالکل پارہ پارہ ہو جاؤ گے تو نئے سرے سے پیدا ہو گے» [سبا:7]

سے جزءلایتجزی کو ثابت کیا۔

اس آیت میں محل استشہاد **کل ممزق** ہے۔

آیت سے استدلال۔

اس آیت کریمہ میں اللہ پاک نے انہیں بالکل جدا جدا کر دیا، کیونکہ اللہ پاک کے لیے ممکن ہے کہ ان کے اجسام کو جدا جدا کرنا ہر تقسیم کے ساتھ۔ اور جب اجسام میں تقسیم کا وقوع ممکن ہے پس باقی نہیں رہے گا ایسا جزء کہ جس کی تجزی نہ ہوتی ہو پس جزء لایتجزی ثابت ہو گا۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے نزدیک جزءلایتجزی کا مفہوم

جزءلایتجزی کا مفہوم اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اسکی دو طرفیں نہ ہوں کیونکہ اگر اس کی دو طرفیں ہوں تو پھر وہ ان دو طرفوں میں منقسم ہو جائے گا تو پھر وہ جزءلایتجزء نہ رہے گا بلکہ جزء یتجزی ہو جائے گا۔

فلاسفہ کے دلائل کا جواب

فلاسفہ کی جانب سے جو دلیلیں دی گئیں تھی ان دو دلیلوں میں فلاسفہ نے جزءلایتجزی میں دو طرفیں مانی تھی پھر ان طرفوں میں جزءلایتجزی کی تقسیم کر دی تھی حالانکہ جزءلایتجزی وہ ہوتا ہے جس میں دو طرفیں نہ ہوں لہذا فلاسفہ نے جس جزء کی تقسیم کی وہ جزءلایتجزی تھا ہی نہیں اور جب وہ جزءلایتجزی باطل نہ ہوا تو فلاسفہ اپنے مؤقف کو ثابت کرنے میں ناکام رہے۔

فصل ثانی

فصل فی اثبات ھیولی

ھیولی اور صورۃ کی تعریف

ہر جسم دو جزؤوں سے مرکب ہوتا ہے ان میں سے ایک دوسرے میں حلول کرتا ہے پس محل کو ھیولی اور حال کو صورۃ کہتے ہیں

اصطلاحات۔۔۔۔

حال۔۔۔۔ حلول کرنے والی چیز کو حال کہتے ہیں

محل۔۔۔۔ جس میں حلول ہو اسے محل کہتے ہیں۔

اس فصل کو سمجھنے کے لیے 3 تمہیدی باتوں کا سمجھنا ضروری ہے

پہلی تمہید ھیولی کے اثبات کے بارت میں

جسم کے متصل فی نفسہ واحد ہونے کے اعتبار سے

کہ اجسام بالفعل انفکاک کو قبول کرتے ہیں جیسا کہ پانی اور آگ ان کے لیے متصل فی نفسہ واحد ہونا ضروری ہے۔

اگر متصل فی نفسہ واحد نہ ہو تو مرکب ہوں۔ اور اگر مرکب ہوں تو پھر یہ دو حال سے خالی نہ ہوں گے۔

1۔۔۔ تقسیم کو قبول کریں گے

2۔۔۔ تقسیم کو قبول نہیں کریں گے

اگر یہ تقسیم کو قبول کریں تو پھر یہ دو حال سے خالی نہ ہوں گے

یا تو ایک تقسیم کو قبول کریں گے یا دو تقسیم کو قبول کریں گے۔

اگر ایک تقسیم کو قبول کریں گے یعنی فقط طول میں تقسیم کو قبول کریں گے تو وہ خط جوہری کہتے ہیں اور اگر دو تقسیم کو قبول کریں گے یعنی طول اور عرض دونوں میں تقسیم کو قبول کریں گے اسے سطح جوھری کہتے ہیں

اور یہ دونوں ہی باطل ہیں یعنی یہ نہ ہی عرض میں اور نہ ہی طول میں تقسیم کو قبول کرتے ہیں۔

اگر تقسیم کو قبول نہ کرے تو جزءلایتجزی ثابت ہوتا ہے حالانکہ پہلی فصل میں ہم اسے باطل کر چکے ہیں معلوم ہوا کہ بعض اجسام جو بالفعل انفکاک کو قبول کرتے ہیں ان کے لیے فی نفسہ متصل واحد ہونا ضروری ہے۔

2--- تمہید

فی نفسہ متصل واحد اجسام انفصال کو قبول کرتے ہیں یا نہیں

ہمارا دعوی ہے کہ جو جسم ہے اس میں دو چیزیں ہیں

جسم تعلیمی اور صورۃ جسمیہ

صورۃ جسمیہ جسم تعلیمی کو لازم ہے اور یہ دونوں (صورۃ جسمیہ اور جسم تعلیمی) انفصال کو قبول نہیں کرتے

تو معلوم ہوا کہ انفصال کو قبول کرنے والی جو چیز ہے وہ کوئی اور ہے یہ دونوں نہیں اس وجہ سے ہے کہ اگر ہم ان دونوں (جسم تعلیمی اور صورۃ جسمیہ) کو قابل انفصال مانیں تو انفصال مقبول ہو گا اور یہ دونوں قابل ہوں گے

اور قابل مقبول کو واجب ہو تا ہے تو اب دونوں چیزیں ایک ہی بنی۔ مقبول انفصال ہے اور قابل صورۃ جسمیہ اور جسم تعلیمی ۔حالانکہ ہم پہلے یہ کہ چکے ہیں کہ یہ فی نفسہ متصل واحد ہے تو اس میں اتصال اور انفصال دونوں پائے گئے حالانکہ یہ دونوں ضدیں ہیں تا معلوم ہوا کہ یہ دونوں انفصال کو قبول نہیں کرتے اور کوئی تیسری چیز ہے جو انفصال کو قبول کرتی ہ اور وہ ھیولی ہے اور ھیولی واحد میں بھی پایا جاتا ہے اور تثنیہ میں بھی اور کثیر میں بھی پایا جاتا ہے

3--- تمہید

صورۃ جسمیہ محل کی محتاج ہو گی یا نہیں

جب ثابت ہو گیا کہ جسم وہ مرکب ہو تا ہے ھیولی اور صورۃ جسمیہ سے تو ضروری ہے کہ تمام اجسام ھیولی اور صورۃ سے مرکب ہوں

کیونکہ صورۃ جسمیہ محل کی محتاج ہو گی یا نہیں ہو گی

اگر ہو گی تو یہی ہمارا دعوی ہے اور اگر نہ ہو تو اسکا حلول محل مستلزم میں محال ہے کیونکہ جو چیز اکیلی پائی جائے تو اسکا حلول کسی دوسری شیء میں محال ہے پس اسکا یعنی صورۃ جسمیہ کا محل کا محتاج ہونا متعین ہو گیا۔

پس ہر جسم ھیولی اور صورۃ جسمیہ سے مرکب ہو تا ہے۔

۔۔۔رد فلسفہ۔۔۔

اس فصل میں فلاسفہ نے ایک دعوی پیش کیا ہے

فلاسفہ کا دعوی۔۔۔۔۔

ہر جسم ھیولی اور صورۃ جسمیہ سے مرکب ہوتا ہے

فلاسفہ کے دعوی کارد

فلاسفہ کا دعوی ہمارے نزدیک دروست نہیں کیونکہ دعوی اس وقت درست ہو گا جب ہمارے نزدیک جزءلایتجزی باطل ہوتا حالانکہ جزءلایتجزی باطل نہیں ہے۔جب جزءلایتجزی باطل نہیں ہے تو ہر جسم کی ترکیب کے لیے ھیولی اور صورۃ جسمیہ کی ضرورت نہیں۔

فلاسفہ کی جانب سے دی جانے والی دلیل کارد۔۔

1۔فلاسفہ کی دلیل خالی از ضعف نہیں ہے، مثلا فلاسفہ نے اپنی دلیل میں خط جوھری اور سطح جوھری کو باطل قرار دیا اور ہمارے نزدیک جس طرح جزءلایتجزی باطل نہیں ہے اسی طرح خط جوھری اور سطح جوھری بھی باطل نہیں ہے

2۔فلاسفہ نے دلیل سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی کہ تمام اجسام میں بالفعل انفکاک کو قبول کرنے والا ھیولی ہے لہذا اگر اجسام نا قابل انفکاک ہونا ثابت ہو جائے گا تو ھیولی بھی باطل ہو جائے گا اور اجسام کا نا قابل انفکاک ہونا فلاسفہ کے مذھب میں بھی ثابت ہے لہذا ھیولی فلاسفہ کے نزدیک خود ان کے اعتقاد کی وجہ سے باطل ہے

3۔فلاسفہ کے مذھب میں بعض اجسام ایسے ہیں جو بالفعل انفکاک کو قبول نہیں کرتے اور وہ افلاک ہیں

فلاسفہ نے جگہ جگہ اس بات کی صراحت کی ہے کہ انفکاک قابل کون وفساد نہیں یعنی آسمان چیرنے پھٹنے اور انفکاک کو قبول نہیں کرتا، لہذا ان کے نزدیک افلاک ھیولی نہیں ہے تو ان کا یہ دعوی کہ تمام اجسام ھیولی اور صورۃ جسمیہ سے مرکب ہیں درست نہ رہا کیونکہ بعض اجسام کا ثبوت بغیر ھیولی کے پایا گیا ہے۔

فصل ثالث

فصل فی ان الصورتہ الجسمیہ لا تتجرد عن الھیولی

یہ فصل صورتہ جسمیہ کے بارے میں ہے کہ صورتہ جسمیہ ھیولی سے جدا ہو سکتی ہے یا نہیں؟؟؟اس کی تین بحثیں ہے.

نمبر 1

اگر اپ مان لے کہ صورتہ جسمیہ ھیولی سے الگ نہیں ہوتی تو درست ہے اگر اپ نہ مانے تو ہمیں دلاہل پیش کرنے پڑے گے صورتہ جسمیہ ھیولی سے الگ ہو کر پاہی جاتی ہے تو اس کی دو صورتیں ہے یا تو ھیولی سے الگ ہو کر متناہی پاہی جاے یا غیر متناہی ہو گی اگر اپ کہے کہ غیر متناہی پاہی جاتی ہے تو ہم اپ سے پوچھتے ہیں کہ اجسام تمام کے تمام متناہی ہیں تو کیسے ہو سکتا ہے کہ صورتہ جسمیہ غیر متناہی ہو تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ اجسام متناہی ہو اور صورتہ جسمیہ غیر متناہی ہو معلوم ہوا صورتہ جسمیہ متناہی ہے۔

نمبر 2

اگر اپ صورتہ جسمیہ کو غیر متناہی مانتے ہیں تو اپ اس کو ایک جگہ پر رکھے اور اسکے ارد گرد دو خط کھینچے (چاہے تو خط کھینچے یا تین کھینچے) اپ اسکو صورتہ جسمیہ کے ساتھ لمبا کرتے رہے غیر متناہی تک تو اس بات کا سب کو علم ہے کہ وہ دو خطوں کے درمیان ہے اور جو دو خطوں کے درمیان ہوتا ہے وہ متناہی ہوتا ہے اگر اپ اس کو غیر متناہی مانے گے تو متناہی اور غیر متناہی کا اجتماع لازم آئے گا جو کہ محال ہے۔

نمبر 3

اگر اپ اس کو متناہی مانے تو متناہی دو خطوں کے درمیان ہو گا یا مثلث کے درمیان ہو گا یا مربع کے درمیان ہو گا اب اس کی صورت جو متناہی ہو گی ذاتی طور پر ہو گی یا لازم کی وجہ سے ہو گی یا عارض کی وجہ سے ہو گی::: پہلے دونوں باطل ہے باطل اس وجہ سے ہے کہ اگر اس کو مانے کہ یہ ذاتی طور پر ہے یا کسی لازم کی وجہ سے ہے تو اس کا ایک ہی شکل کے اندر متشکل ہونا لازم اںے گا حالانکہ ایسا نہیں ہے اگر کسی عارضہ کی وجہ سے ہو تو جب ایک شکل سے دوسری شکل صورتہ جسمیہ اختیار کرے گی تو ایک صورت کا زوال ہو گا دوسری صورت کا ظہور ہو گا ایسا ہونا انفصال کا تقاضہ کرتا ہے حالانکہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ انفصال کو نہ جسم تعلیمی قبول کرتا ہے نہ صورتہ جسمیہ قبول کرتی ہے تیسرا عارض ہے وہی تو ھیولی ہے معلوم ہوا صورتہ جسمیہ ھیولی سے جدا نہیں ہو سکتی۔

فصل ثالث کا رد فلسفہ

فلاسفہ کا دعوی

صورتہ جسمیہ ھیولی سے جدا ہو کر نہیں پائی جاتی فلاسفہ کی تفصیلی دلیل میں موجود تین چیزیں نمبر 1... صورتہ جسمیہ ثابت ہے نمبر 2... ھیولی ثابت ہے نمبر 3... صورت جسمیہ ھیولی کے بغیر نہیں پائی جاتی (ہمارا دعوی) فلاسفہ کے پہلے دعوی میں کلام نہیں دوسرا دعوی ہمارے نزدیک باطل ہے اور تیسرا دعوی بھی ہمارے نزدیک باطل ہے (فلاسفہ کی دلیل کا رد) فلاسفہ نے دلیل میں تیسرا احتمال بیان کرتے ہوے کہ انفصال کو ہیولی قبول کرتا ہے اس لیے ہر وہ جسم جو انفصال کو قبول کرے وہ ھیولی اور صورتہ جسمیہ سے مرکب ہے ہمارا موقف یہ ہے کہ صورتہ جسمیہ قبول کرتی ہے لہذا قابل انفصال جسم کا ھیولی اور صورتہ جسمیہ سے مرکب ہونا ضروری نہیں فلاسفہ نے کہا صورتہ جسمیہ ھیولی کے بغیر غیر متناہی ہو کر بھی نہیں پائی جاسکتی ہمارے نزدیک درست نہیں ہمارے نزدیک ھیولی فی نفسہ باطل ہے لہذا صورتہ جسمیہ اس کے بغیر پائی جاتی ہے۔

فصل رابع

فصل فی ان الھیولی لا تتجرد عن الصورة الجسمیه

ھیولہ کا صورۃ جسمیہ سے الگ ہو کر پایا جانا باطل ہے اگر اپ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے تو ہم اس پر دلائل پیش کرتے ہے ھیولہ اگر صورت جسمیہ سے الگ ہو کر پایا جائے گا تو ذات وضع ہو گا یا ذات غیر وضع ہو گا۔ اگر ذات وضع ہو کر پایا جائے تو پھر دو حال سے خالی نہیں ہو گا۔

1 ـــ تقسیم کو قبول کرے گا

2ــ تقسیم کو قبول نہیں کرے گا

دوسرا باطل ہے کیونکہ جو بھی چیز ذات وضع ہوتی ہے وہ تقسیم کو قبول کرتی ہے۔

اگر تقسیم کو قبول کرتی ہو تو یا تو ایک میں قبول کرے گی یا دو میں یا تین میں۔ اور یہ تینوں ہی باطل ہے۔

ایک جہت میں تقسیم کو قبول کرے تو وہ خط ہو گی جسے خط جوھری کہتے ہے اور یہ باطل ہے یہ اس وجہ سے یا تو خط سطح کی طرفوں کو ملنے سے مانع ہو گا یا نہیں ہو گا اگر نہ ہو تو یہ ناجائز ہے، کیونکہ اس سے خطوط کا تداخل لازم آئے گا اور یہ محال ہے، اور گر مانع ہو تو خط دو جہتوں میں تقسیم ہو گا کیونکہ خط جوہری کی ایک طرف جو اس جانب سے ملی ہوئی ہے وہ دوسرے کا غیر ہو گی۔

اگر دو حصوں میں تقسیم کو قبول کرے یعنی سطح جوہری۔ پس یہ بھی یا تو آڑ بنے گا یا نہیں بنے گا اور ان میں سے ہر ایک باطل ہے کیونکہ پہلی صورت میں تقسیم لازم ائے گی اور دوسری صورت میں تداخل لازم ائے گا۔

اگر تین حصوں میں تقسیم کو قبول کرے گا تو جو تین حصوں میں تقسیم کو قبول کرے تو وہ جسم ہوتا ہے اور کوئی بھی جسم ھیولہ کے بغیر نہیں ہوتا جس کو اپ نے نہیں مانا تھا وہی اپ کو ماننا پڑے گا۔

. اور بہر حال اگر غیر ذات وضع ہو تو دو حال سے خالی نہیں ہو گا

1۔اس کا صورت کے ساتھ اقتران پایا جائے گا

2۔اس کا صورت کے ساتھ اقتران نہیں پایا جائے گا

دوسری صورت باطل ہے کیونکہ ھیولہ کا صورت کے ساتھ اقتران پایا جانا ضروری ہے، ۔

اور اگر اقتران پایا جائے تو 3 صورتیں ہے ۔

1۔ کسی بھی حیز میں حاصل نہیں ہو گا

2۔ تمام احیاز میں حاصل ہو گا

3۔ بعض میں ہو گا بعض میں نہیں ہو گا

پہلی باطل ہے کیونکہ ھیولہ کا کسی نہ کسی حیز میں ہونا ضروری ہے ۔

دوسری باطل ہے کیونکہ ھیولہ ایک وقت میں ایک حیز میں حاصل ہوتا ہے ۔

تیسری باطل ہے کیونکہ اس سے ترجیح بلا مرجع لازم ائے گی اور یہ محال ہے کہ بعض میں ہے تو کس وجہ سے ہے اور بعض میں ۔ نہیں ہے تو کس وجہ سے نہیں ہے

اعتراض: بعض میں پائی جائے اور بعض میں نہ پائی جائے ایسا ہو سکتا ہے جیسا کہ وہ ہوا جو سمندر کے قریب ہو اس میں نمی پائی جاتی ہے اور وہ ہوا جو سمندر کے قریب نہ ہو اس میں نمی نہیں پائی جاتی؟

جواب: آپ کا اعتراض درست نہیں کیونکہ جو مثال آپ نے ذکر کی اس میں ترجیح کی صورت پائی جارہی ہے اور وہ قرب ہے جبکہ ھیولہ والی بحث میں ترجیح کی کوئی صورت نہیں پائی جارہی۔

ردفلسفہ

فلاسفہ کا دعویٰ: ھیولہ صورت جسمیہ کے بغیر نہیں پایا جاسکتا۔

ہماری دعوی: ہمارے نزدیک فلاسفہ کا مذکورہ دعوی

صحیح نہیں ہے۔

وجہ: کیونکہ ھیولہ فی نفسہ ہمارے نزدیک باطل ہے لہذا ھیولہ کسی بھی صورت میں نہ صورت جسمیہ کے ساتھ نہ اس کے بغیر پایا جائے گا۔

فلاسفہ نے اپنی دلیل میں کہا کہ جسم بعض احیاز میں ہو اور بعض میں نہ ہو تو یہ ترجیح بلا مرجع ہے جو کہ باطل اور محال ہے۔

ہمارا موقف: ایسا ہو سکتا ہے کہ جسم بعض احیاز میں ہو اور بعض احیاز میں نہ ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ فاعل مختار یعنی اللہ الکریم نے جسم کے مکان (حیز) میں ہونے کا اور بقیہ احیاز میں نہ ہونے کا ارادہ فرمایا ہو اور جسم ارادہ الٰہی عزوجل کی وجہ سے اس حیز میں پایا گیا۔

فصل خامس

فصل فی الصورة النوعية

اجسام کا ایک دوسرے سے ممتاز ہونا صورۃ نوعیہ کی وجہ سے ہوتا ہے

ہمارادعوی(فلاسفہ کادعوی)۔۔۔

ھیولی اور صورت جسمیہ کے علاوہ صورۃنوعیہ بھی ہوتی ہے۔

دلیل۔۔۔۔

اجسام کا کسی نہ کسی حیز کے ساتھ خاص ہونا یہ چار حال سے خالی نہیں ہو گا اس کا سبب یا تو امر خارج ہو گا ، یا صورۃ جسمیہ، ھیولی ، کوئی اور چیز،،،،

امر خارج اجسام کے کسی حیّز کے ساتھ خاص ہونے کا سبب نہیں بنتا کیونکہ وہ ہے ہی خارج۔

ھیولی بھی اجسام کے کسی حیّز کے ساتھ خاص ہونے کا سبب نہیں بنتا۔کیونکہ اگر ھیولی اختصاص کا سبب بنے تو تمام اجسام کا ایک حیّز کے اندر مشترک ہونالازم آتا ہے۔

صورۃ جسمیہ بھی اجسام کے کسی حیّز کے ساتھ اختصاص کا سبب نہیں بنتی۔کیونکہ تمام اجسام کا ایک حیّز کے اندر مشترک ہونا لازم آئے گا جو کہ درست نہیں۔

معلوم ہوا کوئی چوتھی چیز ہے جو اجسام کے کسی حیّز کے ساتھ اختصاص کا سبب بنتی ہے اور یہی صورۃ نوعیہ ہے۔

الهداية

مصنف علیہ الرحمہ اس سے ایک اشتباہ دور کر رہے ہیں۔

اشتباہ

صورۃ جسمیہ ھیولی سے جدانہیں ہو سکتی اور ھیولی صورۃ جسمیہ سے نہیں جدا ہو سکتا۔تواس سے تلازم لازم آتا ہے۔۔

تلازم کی دوصورتیں ہیں۔۔۔۔

1۔۔۔ایک دوسرے کے لیے علت اور دوسرا معلول یا پہلا معلول اور دوسرا علت بنے۔

2۔۔دونوں معلول بنے علت کوئی تیسری چیز بنے۔

تواب یہاں پر تلازم کونسا ہے۔۔۔؟

جواب۔۔۔۔۔۔

یہاں پر دوسری قسم کا تلازم ہے کہ دونوں معلول ہیں اور ایک تیسری چیز علت ہے۔

اور فلسفیوں کے نزدیک تسیری چیز عقل ہے۔

پہلی صورت اس وجہ سے نہیں بن سکتی کیونکہ دونوں کا وجود اکھٹا ہے، اگر آپ صورت جسمیہ کو علت بنائیں تو صورت جسمیہ کا ضروری طور پر پہلے ہونا لازم آئے گا کیونکہ علت پہلے ہوتی ہے اور اگر آپ ھیولی کو علت بنائیں تو ھیولی کا صورت جسمیہ سے پہلے ہونا لازم آئے گا حالانکہ ھیولی صورت جسمیہ کے بغیر پایا ہی نہیں جاتا۔

ولیست ھیولی غنیة۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ھیولی من کل وجوہ صورت سے مستغنی نہیں ہے، اس کی وجہ سے جو ہم نے بیان کیا۔ اور نہ ہی اس (ھیولی) کا قیام بالفعل صورت کے بغیر ہوتا ہے۔ اور نہ ہی صورت ھیولی صورت سے من کل وجوہ مستغنی ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا

جو شکل ھیولی کی محتاج ہوتی ہے صورت اس شکل کے بغیر نہیں پائی جاتی۔

سوال۔۔۔۔۔

صورت ھیولی کی محتاج ہے اور ھیولی صورت جا محتاج ہے اس سے تو دَور لازم آتا ہے۔۔۔۔؟

جواب۔۔۔۔۔

دَور اس وقت لازم آتا ہے جب دونوں ایک جہت سے ایک دوسرے کے محتاج ہوں۔ یہاں پر ھیولی صورت کا محتاج ہے اپنی بقاء میں۔ اور صورت اپنے تشکل میں ھیولی کی محتاج ہے۔ لہذا یہ دونوں الگ الگ جہت سے ایک دوسرے کے محتاج ہیں تو دَور بھی لازم نہیں آتا۔

فصل سادس

فصل فی المکان

مکان یا تو وہ خلا ہے۔

یاوہ سطح باطن جو جسم حاوی سے ہو وہ وہ جو ملی ہوئی ہے سطح ظاہر سے جو کہ جسم محوی سے ہے۔

اول باطل ہے کیونکہ خلاء یاتووہ لاشی ہوگا یا مجرد عن المادہ ہو گا۔ اول (لاشی ہونا) باطل ہے کیونکہ خلاء میں کمی پیشی ہوتی ہے کیونکہ وہ خلاء جو دو دیواروں کے درمیان ہے وہ کم ہے اور جو دو شہروں کے درمیان ہے وہ زیادہ ہے اور جو چیز کمی پیشی کو قبول کرے وہ لاشی نہیں ہوتی۔

اسی طرح اسکا مجرد عن المادہ ہونا بھی باطل ہے کیونکہ مادہ کہتے ہے محل کو اور محال ھیولہ ہی ہے اور پچھلی فصلوں میں ہم ثابت کر چکے ہے کہ کوئی بھی حیز ھیولہ سے خالی نہیں ہوتی تو ثابت ہوا کہ مجرد عن المادہ ہونا بھی باطل ہے۔

رد فلسفہ۔۔۔

اس فصل میں 3 باتیں معلوم ہوئی۔

مکان بعد موہوم مجرد عن المادہ کا نام ہے۔

مکان وہ سطح باطن جو جسم حاوی سے ہو جو ملی ہوئی ہے سطح ظاہر سے جو کہ جسم محوی سے ہے۔

خلاء کو باطل کرنے کی دلیل جس کا خلاصہ اوپر مذکور ہے۔

فلاسفہ کے موقف کارد

دوسری بات کارد۔۔۔۔۔

اپ نے جو تعریف کی اگر اسے تسلیم کرلے تو اس سے اجسام کا غیر متناہی طور پر ترتب لازم اتا ہے اور اجسام کا غیر متناہی ہونا اپ کے نزدیک بھی برہان سلمی کی وجہ سے باطل ہے۔

برہان سلمی۔۔۔

فلاسفہ اجسام کے غیر متناہی ہونے کے ابطال پر جو دلیل دیتے ہے اسے برہان سلمی کہتے ہے

تیسری بات کارد۔۔۔

اپ نے کہا خلاء باطل ہے ہمارا موقف یہ ہے کہ خلاء ثابت ہے جیسا کہ فی زمانہ سائنسدان تجربہ کے لیے ایسے شیشہ کا بوکس بناتے ہیں کہ اس میں ہوا نہ جا سکے اور خلائی پمپ کے زریعے اس میں موجود ہوا بھی نکال دیتے ہے لہذا جب وہ اس بوکس میں سے ہوا تک کو نکال دے تو اس کے اندر خلاء ہی ہو گی اسکے علاوہ اور کیا ہو گا؟

فلاسفی کا ھیولہ کے بارے میں رد۔۔۔۔

اپ نے ھیولہ کو ثابت مانا اور کہا کہ ہر موجود چیز ھیولی کی محتاج ہوتی ہے حالانکہ ہمارے نزدیک ھیولہ ہی باطل ہے لہزا اپ کی یہ بات ہمارے نزدیک حجت نہیں ہے۔

علمائے اسلام کے نزدیک مکان کی تعریف۔۔۔۔۔

مکان اس موہوم کا نام ہے جس کو جسم ممتد نے مشغول کر رکھا ہے مثلا انسان جس جگہ بیٹھتا ہے تو انسان کا مکان وہ ہے جسے انسان نے اپنے جسم کے مطابق مشغول کر رکھا ہے یعنی بھر رکھا ہے۔

فصل سابع

فصل فی الحیز

ہر جسم کے لیے حیز طبعی ہے بابر ہے کہ وہ فلکی ہو یا عنصری ہو۔

حیز طبعی۔۔۔۔

وہ جس کے ذریعے ایک جسم دوسرے جسم سے جدا ہوتا ہے۔

مذکورہ بات پر دو دلائل۔۔۔

1۔ کیونکہ اگر ہم عدم قواصر کو فرض کریں تو وہ حیز میں ہوں گے

اور یہ اس وجہ سے کہ حیز یا تو وہ ذاتی طور پر حیز طبعی کا محتاج ہو گا یا قواصر کی وجہ سے محتاج ہو گا،

دوسرے کی طرف کوئی راہ نہیں ہے کیونکہ ہم عدم قواصر کو فرض کر چکے ہیں پس پہلا متعین ہو گیا یعنی ثابت ہو گیا کہ ہر جسم وہ ذاتی طور پت حیز طبعی کا محتاج ہو گا، اور یہی مطلوب ہے۔

2۔۔ جسم کے لیے دو حیزوں کا ہونا جائز نہیں ہے۔

کیونکہ اگر اس کے لیے دو حیز طبعی ہوں تو اس وقت یہ دونوں میں سے ایک میں حاصل ہو گا،

پس وہ ثانی کو طلب کرے گا یا نہیں کرے گا۔ پس اگر وہ ثانی کو کریں تو لازم آئے گا کہ اول اس حیز میں حاصل نہ ہو جس کو ہم طبعی فرض کر چکے ہیں۔

حالانکہ ہم نے طبعی فرض کیا ہے اور یہ باطل ہے۔

اور اگر وہ ثانی کا طالب نہ ہو تو لازم آئے گا کہ حیز ثانی طبعی نہ ہو حالانکہ ہم اس کو طبعی فرض کر

چکے ہیں اور یہ باطل ہے۔

فصل ثامن

فصل فی الشکل

اس فصل میں دو دعوے اور دو دلیلیں ہیں

1۔۔ ہر جسم کے لیے شکل ہے

دلیل۔۔۔ کیونکہ اس کا احاطہ یا تو ایک حد نے کیا ہو گا یا کئی حدود نے کیا ہو گا پس جب اس کا ایک حد نے احاطہ کیا ہو گا تو وہ متشکل ہو گا

2۔۔ ہر جسم کے لیے شکل طبعی ہے،

دلیل۔۔کیونکہ اس کے لیے شکل طبعی ہو گی یا تو اس کی طبیعت کے چاہنے کی وجہ سے ہو گی یا قواصر کی وجہ سے ہو گی قواصر کی وجہ سے نہیں ہو سکتی کیونکہ م نے عدم قواصر کو فرض کیا ہے پس ثابت ہوا ہر جسم کے لیے شکل طبعی ہے اس کہ طبیعت کے چاہنے کی وجہ سے۔

رد فلسفہ۔۔۔

فلاسفہ کی دلیل۔۔۔۔

ہر جسم کے لیے شکل کا ہونا ضروری ہے اور جس شکل کا ہونا ضروری ہے وہ شکل طبعی ہے

فلاسفہ کی دلیل کا خلاصہ۔۔۔

فلاسفہ نے شکل طبعی کے اثبات پر ایک دلیل پیش کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب امر خارج کا عدم فرض کریں تو اس وقت جسم کو کوئی نہ کوئی شکل ضرور حاصل ہو گی،

اب جسم کو جو شکل حاصل ہو گی وہ کسی امر خارج کی وجہ سے نہیں ہو سکتی۔کیونکہ ہم نے امر خارج (قواصر) کا عدم فرض کیا ہے۔فاعل کی وجہ سے بھی نہیں ہو سکتی کہ ترجیح بلا مرجع ہے جو کہ باطل ہے۔لہذا ثابت ہوا کہ جسم کو وہ شکل اپنی ذات اور طبیعت کے تقاضہ کی وجہ سے حاصل ہے اور وہی جسم کے لیے شکل طبعی ہے

فلاسفہ کا رد۔۔۔

1۔۔۔ہمارے نزدیک اجسام کو شکل تو حاصل ہوتی ہے لیکن وہ شکل "شکل طبعی" نہیں ہوتی کیونکہ ہمارے نزدیک شکل طبعی کا ہونا باطل ہے

2۔۔فلاسفہ نے اپنی دلیل میں کہا فاعل کی وجہ سے بھی شکل حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ ترجیح بلا مرجع ہے جو کہ باطل ہے۔ان کا یہ کہنا بھی درست نہیں کیونکہ فاعل اپنے ارادے کی وجہ سے ایک شکل کو دوسری شکل پر ترجیح دے سکتا ہے۔جیسا کہ ہم کہیں کہ اللہ پاک زید کو وہ صورت کیوں نہ دی جو بکر کو دی ہے۔تو جواب میں کہا جائے گا کہ اللہ پاک نے زید کو یہ صورت اس وجہ سے دی ہے اللہ تعالی نے زید کو یہ صورت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا تھا

اور اللہ پاک فَعَّالٌ لِمَا یُرِیۡد ہے

فصل تاسع

فصل فی الحرکتہ والسکون

حرکت کی تعریف۔۔۔

تدریج کے طریقے پر قوت سے فعل کی طرف خروج کرنا،

سکون کی تعریف۔۔۔

سکون کہتے ہے اس جسم کا حرکت نہ کرنا جس کی شان ہے کہ وہ حرکت کرے،

جسم کا متحرک ہونا اس کے جسم ہونے کی وجہ سے ہو گا یا محرک کی وجہ سے ہو گا اول باطل ہے کیونکہ اگر جسم کا متحرک ہونا اس کے جسم ہونے کی وجہ سے ہو تو تمام اجسام کا متحرک ہونا لازم اہے گا حالانکہ ایسا نہیں ہے، پس ثابت ہوا کہ جسم کا متحرک ہونا یہ کسی محرک کی وجہ سے ہو گا۔

حرکت کی چار اقسام ہے

1: حرکت فی الکم

وہ حرکت بڑھنے یا کم ہونے کے ساتھ ہوتی ہے جیسا کہ اگر سانس کو اندر کی طرف لیا جاے تو پیٹ باہر کی طرف حرکت کرتا ہے اور اگر باہر نکالی جاے تو اندر کی طرف حرکت کرتا ہے

2: حرکت فی الکیف

وہ حرکت جو کیفیت کے ساتھ ہوتی ہے جیسا کہ پانی کا گرم اور ٹھنڈا ہونا صورتہ نوعیہ کے بقاکے ساتھ اس حرکت کو حرکت استحالہ بھی کہتے ہے

3: حرکت فی الأین

وہ حرکت جو جسم کے ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف تدریج کے طریقے پر منتقل ہونے کے وقت ہوتی ہے اس حرکت کا نام رکھا گیا نقلہ کے ساتھ بھی۔

4:حرکت فی الوضع

وہ یہ کہ جسم کے لیے حرکت ہو استدارہ کے طریقے پر یعنی اس کے اجزاہ کا مکان کے اجزاہ کے اجزاہ مباہن ہوں اور جسم کے اجزاہ مکان کے اجزاہ میں قائم ہوں۔

پس تحقیق اس کے اجزاہ کی دوسرے اجزاہ کی طرف تدریج کے طریقے پر نسبت کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے،

حرکت کی دو اقسام ہیں حرکت ذاتیہ اور حرکت عرضیہ

حرکت ذاتیہ کی تین اقسام ہے،

قسریہ، ارادیہ، طبعیہ

وجہ حصر

کیونکہ قوت محرکہ یا تو وہ خارج سے مستفاد ہو گی یا نہیں ہو گی اگر خارج سے مستفاد نہ ہو تو یا تو اس کے لیے شعور ہو گا یا نہیں ہو گا پس اگر اس کے لیے شعور ہو گا پس وہ حرکت ارادیہ ہے اور اگر اس کے لیے شعور نہ ہوں پس وہ حرکت طبعیہ ہے اور اگر یہ خارج سے مستفاد ہو پس وہ حرکت قسریہ ہو گی۔

حرکت طبعیہ کی مثال

پتھر کا اوپر سے نیچے کی طرف آنا۔

حرکت قسریہ کی مثال

پتھر کا اوپر کی طرف پھینکنا۔

حرکت ارادیہ کی مثال

جیسا کہ حیوان کی حرکت ایک طرف سے دوسری طرف۔